جہانِ نسواں

طیبہ ملک

اپنے دلوں کو ٹٹولیں!

قرآن مجید میں ارشاد ہوا کہ

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

"اور جس نے رسول کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی!"

حضور اکرم ﷺ کا طریق زیست ہمارے لئے زندگی کا نصاب کہلایا۔ ان کے طریقے پر چل کر اور انہی کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرکے ہم جنت کے حق دار ہو سکتے ہیں۔ لیکن اسے کیا کہیئے کہ ہم میں جنت کے بہت سے امیدوار ایسے بھی ہیں جو خود تو دین پر عمل کرتے ہیں لیکن اپنے گھر والوں کو دین پر عمل کرنے کے بارے میں بہت کم کہتے ہیں۔ نہ معلوم یہ خود غرضی ہے یا خود فریبی؟

یہی دیکھئے کہ آج کے دور میں عورتوں کا بازار جانا بہت معمولی بات ہو گئی ہے۔ کیا مولانا، کیا علامہ، کیا مولوی صاحب اور کیا کالج کے پروفیسر۔۔۔ سب بہوئیں، بہنیں، بیویاں، بیٹیاں بازار جاتی ہیں۔ ایسے گھروں کی خواتین کہ جن کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ یہ دین کو جاننے والے، اس پر عمل کرنے والے اور علم رکھنے والے لوگ ہیں۔ گویا آج کل ہر شخص نے دین کو اپنے آپ تک محدود کر دیا ہے۔ خود نمازیں پڑھ لیں، تہجد پڑھ لیں، تسبیحات پڑھ لیں اور بس! جو بیوی گھر میں کھانا پکا کے دیتی ہے، اس کو یہ نہ پتا ہو کہ نماز کیسے پڑھتے ہیں یا نماز نہ پڑھنے پر کیا سزا ہے تو اس میں کیا حرج ہے؟ کیسی نرالی منطق ہے! کیا مردوں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سوال نہ ہو گا کہ انہوں نے بیوی کو، بیٹی کو، بہن کو، ماں کو نماز پڑھنے کے لئے کیوں نہ کہا؟ بازار جانے سے کیوں نہ روکا؟ جب اللہ تعالیٰ نے نان و نفقہ مرد کے ذمے لگا دیا ہے اور حلال روزی کمانے والے کو اپنا حبیب قرار دیا ہے تو پھر مردوں کی اس غفلت، کمزوری یا سستی کا کیا جواز ہے؟ وہ اپنی خواتین کو ضروریات زندگی بھی مہیا نہیں کرتے بلکہ پیسے تھما دیتے ہیں کہ جتنے چاہو خرچ کرو، جہاں چاہو، چلی جاؤ۔ کتنی غلط بات ہے یہ کیسا مرد ہے جو اپنی بیٹی کو، بہو کو اور بیوی کو دین کے راستے پر بھی نہیں چلا سکتا۔ ان کو بازار جانے سے نہیں روک سکتا۔ ان سے دین کے معاملے میں ناراض نہیں ہو سکتا۔ وہ علماء اور وہ صلحاء جو خود تو بظاہر دین پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں، تبلیغ بھی کرتے ہیں، ان کے گھروں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ جب ان کی خواتین بازار جیسی قابل نفرت جگہ جاتی ہیں تو عوام الناس کے دلوں میں یقیناً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی حرکتیں نہ تو قابل اعتراض ہیں اور نہ گناہ! اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ:

زلتہ العالم، زلتہ العالم

"عالم کی لغزش، جہاں کی لغزش ہے"

اگر وعظ و نصیحت، تذ بیر و یم، دعوت و تعلیم، درس وتدریس، عبادت وریاضت اور توبہ واستغفار کے معانی بدل نہیں گئے تو ہمارے دیندار گھرانوں کے نقشے کیوں بدل گئے ہیں۔ علماء دین تو خود بتاتے ہیں کہ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے کتنی محنت اور محبت سے اسلام کو اپنے دلوں اور جسموں پر طاری کیا۔ پھر یہ کہ صحابیات بھی علم و عمل میں صحابہ سے کم نہ تھیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے تقریباً آدھا دین ہم تک پہنچایا اور باقی آدھا دین باقی صحابہ کے ذریعے پہنچا۔

ہمیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ ان نیک لوگوں کی تو باندیاں بھی علم وفضل میں یکتا تھیں۔ لیکن آج یہ کیا ہو رہا ہے کہ لڑکیوں کے لئے دین کی تعلیم کو چنداں اہم نہیں سمجھا جاتا۔ بہت ہوا تو نماز سکھا دی، قرآن پڑھا دیا۔ ہاں: دنیاوی تعلیم جتنی بھی حاصل کریں وہ کم ہے۔ کیونکہ تعلیم نہیں ہو گی تو اچھا رشتہ نہیں آئیگا۔ اور یہ بات وہ لوگ کہتے ہیں جو عورت اور مرد کو گاڑی کے دو پہیے گردانتے ہیں۔ مگر انہیں عورت کی خانگی زندگی کی ضروریات کا کچھ شعور نہیں۔ کھانا، پکانا، سینا پرونا اور جھاڑنا پونچھنا اگر عورت کی کل کائنات نہیں اور یقیناً نہیں تو تربیت، تہذیب اور اصلاح ہی وہ اصل کام ہیں جو ایک عورت بطور ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے سرانجام دے سکتی ہے اور دیتی چلی آ رہی ہے۔ اور مرد کا اصل کام عورت کو زندگی کے اس حقیقی رخ سے آشنا کرنا ہے۔ یہ جو قرآن میں کہا گیا ہے۔

"الرجال قوامون علی النساء"

اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ اور اللہ پاک نے مرد اور عورت کے تعلق اور خون کے رشتوں کی غایت انہی الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ

یا ایہاالذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً

"اے ایمان والو، اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ"

کیا عورتوں کی دینی تعلیم، احکام شرعیہ سے ان کی واقفیت، پردے کی پابندی، نماز روزے کی پابندی اور ان کی اخلاقی وروحانی تربیت ہی وہ راستہ نہیں ہے جو ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ اور جنت کی راحت کے حصول کا واحد ذریعہ ہے؟ دین کی تعلیم فرمانے والے علماء دین اور دین کی دعوت و تبلیغ فرمانے والے دردمند مسلمان، خدا کے لئے دینی خواتین کو، اپنے گھریلو ماحول کو بھی کچھ وقت روزانہ عطا فرمائیں۔ کہ ہم آج اپنے اردگرد بے شمار چراغوں تلے اندھیرا دیکھتے ہیں۔ دولت، روپیہ پیسہ، وسائل اور آسائشوں کے حصول کی مادی دوڑ میں شریک معاشرہ کی خواتین اگر گھروں کی بجائے بازاروں، سڑکوں، چوراہوں، گلیوں، دکانوں اور دفتروں میں پائی جاتی ہیں تو اس تباہی کے ذمہ دار وہ مرد بھی ہیں جن کی مجرمانہ غفلت نے یہ دن دکھایا ہے۔ آنے والے دنوں اور آنے والی نسلوں کے لئے آج کے مسلمان کو، خصوصاً آج کے اہل علم مسلمان کو کیا چھوڑ کے جانا ہے اور آخرت کی بازپرس سے کیونکر سرخرو ہونا ہے؟ ضروری ہے کہ ان سوالوں پر غور کیا جائے! آج اور ابھی!!